

-- میرا ہمسفر میرا آشنا

-- مصنفہ ثنا سفیان خان

رات دھیرے دھیرے سرکتی ہوئی اپنے اختتام کو پہنچنے والی
 تھی۔ اس کی زندگی بھی اسی خوفناک اندھیرے کی طرح اسے درگور
 کرنے کے لئے آگے بڑھ رہی تھی۔ زندگی میں پھیلتے ان اندھیروں
 سے وہ وحشت زدہ ہو چکی تھی۔ اسے کوئی راہ سمجھائی نہیں دے
 -- رہی تھی جسے اپنے بچاؤ کے لیے استعمال کر سکتی

موبائل فون کی جلدی بجھتی اسکرین کو دیکھ کر وہ گھٹ گھٹ کر
 رونا شروع ہو چکی تھی کیونکہ یہی ایک ایسی چیز تھی جو اسے گہری
 -- کھائی میں دھکیلنے کے لیے اپنا پورا زور لگا رہی تھی

فجر کی اذان کہ آواز جیسے ہی کانوں میں پڑی وہ اپنے آنسو صاف
 کرتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہوئی۔ اللہ کا بلاوا آیا تھا اور وہ اس
 کے در پر حاضری لگانے کے لیے دل و جان سے تیار تھی۔ کیونکہ
 وہی ہے جو اس کی مشکل آسان کر سکتا ہے۔ وہی ہے جو سب
 کچھ دیکھ رہا ہے اور اس کو اس اندھیرے کنویں سے نکال بھی
 سکتا ہے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ اپنے ہر دکھ، درد، تکلیف اور
 اذیت کو اللہ کے سپرد کر کے خود سے بے نیاز ہو جانا چاہتی تھی

کیونکہ وہ کبھی بھی مانگنے والوں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا، وہ نوازتا

-- بھی ہے کیونکہ وہی نوازنے والا ہے

ہمارا رب نہ اپنے بندوں کو کبھی چھوڑتا ہے اور نہ ہی بے نیاز

ہوتا ہے۔ وہ کبھی کسی کو تنہا نہیں کرتا۔ ساری دنیا چھوڑ سکتی

ہے پر وہ رب نہیں چھوڑتا۔ دنیا کی ہر محبت ایک نہ ایک دن فنا

ہو جائے گی پر ہمارے رب کی محبت اپنے بندوں سے کبھی بھی

-- ختم نہیں ہوگی

www.classicurdumaterial.com/

www.classicdigitallibrary.com/

www.dhanakurdudigestbyclassic.com/

اس نے نماز ادا کرنے کے بعد دے پیر سیرٹھیوں سے ہوتے

ہوئے چھت پر چلی آئی تھی۔ زندگی کا یہ رخ اس کے لیے بہت

-- بھیانک تھا

For More Novels Please Visit Our Website

<https://classicurdumaterial.com/>

For Audio Books Visit Our YouTube Channel

[Classic Entertainment](https://www.youtube.com/channel/UC...)

کچھ دن پہلے ہی کی تو بات تھی جب اس کا رشتہ بڑے آناً فاناً
 میں ایک جگہ طے ہوا۔ گھر والے بھی خوش تھے تو وہ بھی مطمئن
 تھی اور کیسے نہ ہوتی کیونکہ لڑکیاں تو زیادہ تر اپنے والدین پر ہی
 سب کچھ چھوڑ دیتی ہیں۔ ان کا ہر فیصلہ وہ سر آنکھوں پر رکھتے
 ہوئے پتھر کی لکیر سمجھتی ہیں جس پر سر جھکانا ہی ہر لڑکی اپنی
 -- سب سے اولین ترجیح سمجھتی ہے

شادی کے صرف دس دن پہلے کسی کے معلومات کروانے پر پتہ
 چلا کہ لڑکے کا رہن سہن ٹھیک نہیں ہے، اس کے والدین
 نے فوراً وہاں انکار کہلوا دیا اور دوسری جگہ رشتہ تلاش کرنے

-- لگے

ایک جگہ سے پھر رشتہ آیا اور اسی تاریخ پر شادی طے ہو گئی۔
 تیاری زور و شور سے جاری تھی۔ لیکن وہ حقیقتاً بہت پریشان تھی
 کیونکہ اسے بار بار دھمکی بھرے میسجز موصول ہو رہے تھے۔ اسے
 نہیں معلوم تھا کہ یہ نمبر کیسے اس لڑکے کے پاس چلا گیا
 کیونکہ اس نے اپنے نام کے ساتھ ساتھ دھمکی میں بہت کچھ کہا
 تھا اس لیے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ دھمکی بھرے میسجز اسی
 لڑکے کے ہیں جس کے ساتھ پہلی بار اس کا رشتہ طے ہوا
 -- تھا

مہرین کل تم اس موبائل کو اپنے کالج لے کر گئی تھی ناں تو "
 کیا یہ نمبر تمہارے کسی دوست کا ہے۔۔؟ یا پھر کس کا نمبر ہے

یہ۔۔؟ کیا تمہیں کچھ معلوم ہے اس کے بارے میں۔۔؟" اس نے اپنی چھوٹی بہن کے سامنے واٹسیپ پر نمبر دکھاتے ہوئے بڑے عام سے انداز میں پوچھا کیونکہ اسے لگ رہا تھا کہ شاید اسے بھی معلوم نہ ہو۔

آپی یہ تو حادث بھائی کا نمبر ہے لیکن یہ اب کیوں میسج کر رہے ہیں۔۔؟" اس نے سٹپٹا کر فوراً ہی بتا بھی دیا۔ اب چونکنے کی باری اس کی تھی۔

اب سے تمہاری کیا مراد ہے کیا یہ پہلے بھی میسج کرتے رہے ہیں بتاؤ مجھے۔۔؟" اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ

چند روز قبل کی یہ کسی اور فرد کی غلطی اس کے سر پر سے
 - چھت اور پیروں تلے سے زمین چھین لینے والی ہے
 ابھی وہ اس سے کچھ کہتی کہ اس سے پہلے ہی ایشل (مہرین کی
 دوست) کمرے میں داخل ہو کر اس سے اجازت لے کر مہرین
 کو اپنے ساتھ لے گئی۔ لیکن اس کے تو دل میں طوفان برپا کر
 گئی کیونکہ اب شادی میں صرف تین دن بچے ہوئے تھے اور اس
 کی دہمکیوں سے بھرے میسجز موصول ہونے کے ساتھ ہی اسے
 - ڈرا بھی رہے تھے

نجانے آگے زندگی ابھی اسے کہاں سے کہاں پہنچانے والی تھی۔
 -- یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکتا تھا

وہ ایک کمرے میں بیٹھا دی گئی تھی۔ پورا گھر گاؤں کی عورتوں اور لڑکیوں سے بھرا پڑا تھا۔ کچھ رشتے دار خواتین بھی موجود تھیں۔ کیونکہ آج اس کی ہلدی کی رسم ادا ہونے والی تھی۔ اس کے اندر بیٹھا ڈر بار بار سر اٹھا رہا تھا لیکن وہ اپنے ڈر اور خوف پر قابو پائے خاموشی کے ساتھ تماشائی بنی بیٹھی تھی۔ ویسے کر بھی کیا سکتی تھی وہ۔۔۔؟ کچھ بھی نہیں، اس کے ہاتھ میں تو کچھ نہیں تھا۔

آنے والے لمحات کا سوچ کر ہی اس کا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ نہ جانے کیوں اسے ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ بہت برا ہونے والا

ہے۔ کچھ ایسا جو ان کی زندگیوں میں طوفان برپا کرنے کے بعد
- سب کچھ الٹ پلٹ کر رکھ دے گا

پیلے خوبصورت جوڑے میں ملبوس دھانی رنگ کا دوپٹہ سر پر
ڈالے، پھولوں کے زیورات پہنے وہ کوئی معصوم سی گریٹا لگ رہی
تھی لیکن اس کے چہرے پر جو ادا سی رقم تھی وہ اسے اور بھی
- سوگوار بنا رہی تھی

میرم آپی یہ معلوم نہیں کس کا فون ہے جو بار بار بج رہا ہے۔ ”
اتنا شور شرابہ ہے میں کیسے معلوم کروں کہ کس کا موبائل
ہے۔ ذرا آپ اسے تو دیکھیں۔۔!!“ اس کی ایک کزن موبائل پکڑا
کر اس کے ہاتھوں میں خود فوراً باہر نکل گئی تھی۔ ہر طرف ایک

ہلچل سی مچی ہوئی تھی کوئی کسی کو دیکھ نہیں رہا تھا اور کانوں
 پڑی آواز تک سنائی نہیں دے رہی تھی۔ ڈھولکی کی آواز پورے
 -- گھر میں گونج رہی تھی

اپنے ہی موبائل کو ہاتھوں میں پکڑے اطراف میں نظر ڈالتے
 سب کو خود میں مگن دیکھ کر اسکرین پر انگلی ایک بار ماری اور جو
 میسج اسے موصول ہوا تھا وہ اسے ڈر اور خوف میں مبتلا کر گیا۔

اس کی پیشانی عرق آلود ہو گئی
 www.classicurdumaterial.com
 www.classicdigitallibrary.com
 www.dhanakurdudigestbyclassic.com
 تمہاری انگنت تصویر میرے پاس ہے اور وہ میں چاہوں تو اپنے "
 طریقے سے ایڈٹ کر کے تمہارے سسرالیوں اور تمہارے ابا حضور
 کو بھیج سکتا ہوں بلکہ بھیجوں گا، اس کے بعد دیکھنا تمہارا کیسا تماشا

بنتا ہے۔ میں وہ تماشا بھی دیکھوں گا اور یہ بھی دیکھتا ہوں کہ تم کسی اور کی کیسے ہوتی ہو۔۔!!“ اسکرین پر ابھرتے ان الفاظ کو دیکھ کر وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ گئی تھی

اتنے دنوں تک تم نے مجھ سے باتیں کی تب تو تمہیں کوئی " فرق محرم اور نامحرم کا نہیں تھا۔ اچانک سے انکار کہلوانے کے بعد مجھے محرم اور نامحرم کا سبق پڑھانے لگی ہو اور خود دوسری جگہ شادی رچانے کو تیار بھی ہو۔ میں بھلا کیسے ایسا ہونے دے سکتا ہوں۔۔!!“ اس نے سائیں سائیں ہوتے ذہن کے ساتھ انگنت

بار ان میسجز کو پڑھا تھا کب اور کہاں اس سے ایسی غلطی ہوئی تھی جو وہ آج ان حالوں کو پہنچ رہی تھی۔ اسے کچھ سمجھ نہیں

آ رہا تھا۔ آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا رہا تھا اور چہرے کا رنگ متغیر ہو گیا۔ ذہن اندھیروں میں ڈوبنے لگا لیکن کون تھا جس سے وہ یہ سب بتا سکتی کیونکہ ہر کوئی تو اسے ہی غلط سمجھتا، -- اسے قصور وار ٹھہراتا اور اس کی زندگی تک اجیرن بنا دیتا وہ اپنے جھنجھناٹھے ذہن کے ساتھ خود کو پرسکون کرنا چاہتی تھی لیکن آنکھوں کے سامنے چھاتے اندھیرے کے سوا اسے کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ ڈھولکی اور گیتوں کی آوازوں کے ساتھ ساتھ ساری ہی آوازیں دھیرے دھیرے اسے مدہم سنائی دیتے بالکل بند ہو گئیں۔ آنکھیں موند کر وہ وہی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی

اسے اس طرح سے گرتے ہوئے دیکھ کر ہر طرف ایک ہلچل سی
 مچ گئی تھی۔ کمرے میں صرف گھر کی خواتین ہی موجود تھی اس
 -- لیے یہ بات کسی رشتہ دار کو پتہ نہیں چلی

جب اسے ہوش آیا تو خود کو اسی کمرے میں بیڈ پر لیٹے ہوئے
 پایا۔ اس نے دھیرے دھیرے اپنی آنکھیں کھول کر ارد گرد کا
 جائزہ لیا لیکن جو چہرہ اس کو سامنے نظر آیا وہ اس کی آنکھیں

-- بے اختیار نم کر گیا
 www.classicurdumaterial.com
 www.classicdigitallibrary.com
 www.dharaakurdudigestbyclassic.com
 "میمی آپ آگئیں۔۔؟" نقاہت زدہ آواز میں گویا ہوتی وہ ان سے
 لپٹ گئی۔ انہوں نے بھی اس کے گرد محبت سے حصار ڈال کر
 -- خود میں سمیٹ لیا

کیسی ہے میری جان اور کیا ہو گیا تھا۔۔؟ طبیعت تو ٹھیک " ہے نا۔۔؟ کیا کچھ سوچ رہی ہو، کوئی بات ہے تو مجھے بتاؤ، تمہاری میمی ہے نا تمہارے ساتھ کچھ بھی برا نہیں ہوگا۔ بتاؤ تو سہی میری جان تمہارا چہرہ اتنا پیلا کیوں لگ رہا ہے۔۔؟ " لا تعداد سوال کرتے ہوئے اس کے چہرے پر آئے پسینے کو صاف کر کے گلاس میں رکھا پانی پلایا۔ پانی پینے کے بعد جب وہ کچھ پرسکون ہوئی تو اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ سامنے ہی بیڈ کے کنارے پر اس کی امی بیٹھی ہوئی تھیں۔ ان کے داہنی طرف مہرین ہاتھ باندھے کھڑی اپنے ہونٹوں کو بے چینی سے کاٹتی ہوئی اسے ہی دیکھ رہی تھی اور دروازے کے پاس ہی اس کی میمی کا

چھوٹا بیٹا حاطب کھڑا تھا۔ اس نے جیسے ہی حاطب کی طرف ہاتھ
 -- بڑھایا وہ فوراً ہی اس کے قریب پہنچ اس کا ہاتھ تھام لیا
 کیسی ہیں آپ۔۔؟ ہم تو آج پہلی فلائٹ سے آپ کی شادی "
 میں شرکت کرنے کے لئے آئے تھے۔ سوچا تھا کہ آپ کو خوش
 و خرم دیکھیں گے لیکن آپ تو ٹھیک نہیں لگ رہی ہیں۔۔؟"
 اس نے بڑی محبت سے اسے پوچھنا چاہا تھا لیکن وہ ہر ایک کے
 سوالوں پر بس خاموش تھی کیونکہ خاموشی اختیار کرنے میں ہی
 اس وقت اس کے لیے عافیت تھی۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ اس
 -- کے منہ کھولنے کے بعد یہاں کیسا طوفان برپا ہونے والا ہے

اس کی خالہ اپنے شوہر اور چھوٹے بیٹے کو لے کر ممبئی سے
 اتنی دور صرف شادی اٹینڈ کرنے کے لیے ہندوستان کے صوبہ
 -- اتر پردیش تک کا سفر طے کیا تھا

میمی آپ لوگ تو نہیں آنے والے تھے پھر کیسے آگئے۔۔؟ " " "
 خود کو حساس بشارت ظاہر کرتے ہوئے باتوں کا رخ تبدیل کر
 دیا --

میرادل بہت بے چین تھا اور یہ بھی بہت واویلا کر رہا تھا اس "
 لیے ہم چلے آئے۔۔!!" انہوں نے زیادہ کریدنا ضروری نہیں سمجھا
 اس لئے سکون سے جواب دینے کے ساتھ ہی خود بھی بیڈ سے
 -- ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں

اور ڈریگن صاحب میرا مطلب ہے کہ آپ کے بڑے " صاحبزادے نے آنے کیسے دیا آپ کو۔۔؟" اس نے فوراً تصحیح کرتے ہوئے سر جھٹک کر پہلی بار بے اختیار مسکرا دی۔ اس کے ساتھ ہی ان کے بھی چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہوئی۔ خبردار بڑا ہے تم سے، کچھ تو لحاظ کرو۔۔!!" اس کی امی ڈپٹ "۔۔ کر اسے ٹھیک دیکھ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔ آپ کے ڈریگن صاحب یہاں نہیں تھے بلکہ ہفتے بھر پہلے ہی " میٹنگ کے سلسلے میں اومان گئے ہیں۔ اس لئے ہمیں اجازت مل گئی۔۔!!" انہوں نے بمشکل مسکراہٹ روک کر جواب دیا۔ انہیں معلوم تھا کہ بچپن میں دونوں کی ایک منٹ پٹری نہیں

ہوتی تھی اور بڑے ہونے کے بعد تو دونوں کا کبھی آمناسامنا
 بھی نہیں ہوا تھا کیونکہ نہ وہ کبھی یہاں آیا اور نہ ہی میرم کبھی
 -- ان کے یہاں ممبئی جاسکی

چلیں شکر ورنہ آپ کو روکنے کے لئے منہ سے آگ اگلنے "

-- لگتے --!!" اس کے لہجے پر وہ بے اختیار قہقہہ لگا اٹھیں

بابا بابا بابا --! اب اتنا بھی برا نہیں ہے میرا بیٹا۔ خیر تم بہت "

تھکی ہوئی لگ رہی ہو سو جاؤ کیونکہ کل تمہیں مہندی لگے گی پھر

تو پورے دن بھر بیٹھنا ہی ہوگا --!!" اسے آرام کا کہہ کر وہ بھی

حاطب اور مہرین کو لے کر چلی گئیں۔ اب ایک بار پھر صرف وہ

تھی اور اس کی سوچیں تھی جو کسی ناگ کی طرح اسے ڈسنے کو

--تیار تھیں

مہندی کی رات تھی اور گھر روشنیوں سے جگمگا رہا تھا۔ ہر چہرے

پر مسکراہٹ رقصاں تھیں۔ کوئی گیت گا رہا تھا تو کوئی ڈھولکی

بجا رہا تھا۔ چھت پر سے ڈیک پر چلتے گانے کی مدھر آواز سنائی

www.classicurdumaterial.com
--دے رہی تھی

www.classicdigitallibrary.com

www.dhakarurdudigestbyclassic.com
وہ کل سے ہی خوفزدہ تھی۔ دل میں ایک عجیب سا دھڑکا لگا ہوا

تھا۔ مہندی لگانے کے لئے اس کے گاؤں کی ہی دو لڑکیوں نے

--زمہ لیا تھا

For More Novels Please Visit Our Website

<https://classicurdumaterial.com/>

For Audio Books Visit Our YouTube Channel

[Classic Entertainment](#)

وہ کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی جب اس کی بہن بھاگتے ہوئے
 -- کمرے میں داخل ہو کر دروازہ بند کر گئی

کک -- کیا ہوا ہے مہرین --؟ " اس کا دل خوف سے کانپ "
 -- اٹھا

آپی سب میری وجہ سے ہو رہا ہے۔ سب میری غلطی ہے اور "
 میری غلطی کی سزا آپ سہہ رہی ہیں۔ میں ابو کو سب بتا دوں
 گی --!!" اس سے لپٹ کر روتے ہوئے وہ نجانے کیا کیا کہہ
 -- رہی تھی اسے تو کچھ سمجھ میں ہی نہیں آ رہا تھا

کیا ہوا ہے --؟ " اسے خود کی آواز بہت دور کہیں کھائی سے "
 -- آتی محسوس ہوئی

اس حادثے نے آپ کی نجانے کون سی تصویر رفیق بھائی کے " گھر بھینچی ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کو جان سے مارنے کی دھمکی بھی دی ہے جس کی وجہ سے ابھی ابھی انہوں نے شادی سے انکار کر دیا ہے۔ بھلا کون اپنی جان دینا چاہے گا۔!!" اس نے روتے ہوئے سب کچھ تفصیل سے بتاتے اس کے پیروں تلے سے زمین کھینچ لیا

آپی یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے نہ ہی میں موبائل " اسکول لے کر جاتی اور نہ ہی ایشل آپ کی جگہ اس سے بات چیت کر کے اس کا من بڑھاتی۔ آپی مجھے بھی نہیں معلوم تھا لیکن دو دن پہلے ہی میں نے یہ سب کچھ جانا ہے۔ میں آپ کو

بتانا چاہتی تھی لیکن ایشل منع کر رہی تھی۔۔!!" اس نے روتے
- بلکتے ہوئے سب سچ اگل دیا

بھلا کون ایسا جگر والا ہوگا جو ایسی لڑکی سے شادی کرنا چاہے گا
جس کی محبت کا دعویٰ دار اس لڑکی کے ہونے والے سسرال تک
پہنچ کر لڑکی کی خوبوں اور خامیوں کو منظر عام پر لانے کے ساتھ
۔۔؟ ہی اس کے منگیترا کو جان سے مارنے کی دھمکی دے
کیا اب اس سے بڑی زلت باقی ہے جو وہ ابھی تک سانس لے
۔۔ رہی

و۔۔ وہ کہہ رہا تھا کہ آپ ان سے مہینوں تک باتیں بھی کی
ہیں لیکن میں جانتی ہوں آپ کی آپ نے ایسا کچھ نہیں کیا

ہے۔ میں آج سچ سب کو بتا دوں گی۔۔!!" اس نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے آگے بڑھی جب وہ حواس میں لوٹتے ہوئے -- جھپٹ کر اس کے بازو پکڑ لیے

اب جو ہونا تھا ہو چکا۔ جو عزت داؤ پر لگنی تھی وہ بھی لگ " چکی۔ اس لئے تم اب کچھ نہیں کسی کو بتاؤ گی۔ جس کو جو سمجھنا ہے سمجھتا رہے۔۔!!" اس کو تنبیہ کرتے ہوئے وہ خود

-- وہیں فرش پر بیٹھتی چلی گئی تھی
 شادی کی ایک رات پہلے ہی شادی سے انکار ہونا کسی لڑکی کو -- کنویں میں پھینک دینے سے زیادہ اذیت ناک ہوتا ہے

خوشیوں کا گھر ماتم میں تبدیل ہو چکا تھا۔ مہمان جو قریبی تھے وہ
 چہ میگوئیاں کرتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ گئے تھے۔ دور
 -- دراز کے رشتے دار خاموشی سے تماشائی بنے ہوئے تھے

سارا انتظام ہو چکا تھا اور اس طرح اچانک سے الزام عائد کرنے
 کے بعد رشتے کے انکار نے ان کی کمر توڑ گئی۔ ایک بیٹی کا باپ
 کیا اتنا ہی مظلوم ہوتا ہے جتنا کہ لڑکے والے سمجھتے ہیں۔۔؟
 معاشرے کے خراب رواجوں کی بھینٹ چرٹھ کر ایک بیٹی کا
 باپ مظلومیت کی داستان لکھتا ہے وگرنہ کوئی بھی بیٹی کا باپ
 -- اتنا مظلوم نہیں ہوتا جتنا یہ دنیا بنا دیتی ہے

میں کیا کروں۔۔؟ بلکہ کہاں جاؤں۔۔؟ کیسے منہ دکھاؤں گا " کسی کو۔۔؟ بھلا میری بیٹی کو اب کون اپنائے گا۔۔؟ " سر پکڑ کر بیٹھے ہوئے ریاض احمد اپنی بیٹی کی قسمت پر ماتم کر رہے تھے۔۔

کالک مل گیا وہ ہمارے نصیبوں پر، زندہ درگور کر گیا ہماری " زندگیوں کو، میری بیٹی کے نصیب کی سیاسی اسے نجانے کس بدبختی کی طرف دھکیلنے والی ہے۔۔!! " ان کے رونے پر کمرے میں موجود ہر فرد رونے لگا۔ کسی کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کیا جائے کیونکہ کل صبح شادی میں شرکت کرنے۔۔؟ والے مہمانوں کو کیسے منع کرتے

ریاض اس طرح ہمت ہارنے سے کیا مشکلیں ٹل سکتی " ہیں۔۔؟ بالکل نہیں، اس لئے آپ ہمت سے کام لیں اور جہاں تک رہی کسی جگرے والے کی بات۔۔!!" ان کو تسلی دینے کے بعد جگرے والی کی بات کرتے ان کے چہرے پر۔۔ مسکراہٹ نمودار ہوئی جس نے وہاں موجود ہر نفوس کو چونکا دیا تو ہے ایک جگرا والا جو میرم کو اپنی دلہن بھی بنائے گا اور اس " کی عزت کہ حفاظت بھی اپنی جان سے بڑھ کر کرے گا۔۔!!" انہوں نے ریاض صاحب کے شانے کو تھپتھپاتے ہوئے سب۔۔ کو حیرت میں ڈال گئے

رتخانہ بیگم اور حاطب پہلے تو ششدر کھڑے رہ گئے پھر جب بات کی تہہ تک پہنچے تو خوشی سے سرشار ہو کر ایک دوسرے سے --چمٹ گئے

رضا بھائی صاحب آپ یہ کیا کہنے کی کوشش کر رہے "

--ہیں --؟" ریاض احمد اٹھ کر کھڑے ہو گئے

تیاری کریں کل اسی وقت پر بارات آپ کے دروازے پر "

کھڑی ہوگی جس وقت یہ ہونی چاہیے --!!" انہوں نے اپنی بیوی

--کو نظروں سے ہی تسلی دیتے ہوئے گویا ہوئے

میری بیٹی کو بیاہنے کے لئے کون آئے گا بھائی صاحب جو بنا " سوال وجواب کیے اس کے سر پر اپنے نام کی چادر ڈال کر اسے -- سرخرو کرے گا۔۔؟ " ابھی بھی وہ بے یقینی کا شکار تھے عکاشہ رضا، رضا احمد کا بیٹا۔۔!! " انہوں نے جس طرح سر " اٹھا کر اپنے بیٹے کا نام لیا وہ لمحہ بس دیکھنے لائق تھا۔ ان کے -- لہجے میں جو مان اور یقین تھا وہ انہیں سب میں نمایاں کر گیا جب ان کی بات سب کے ذہنوں تک رسائی حاصل کی تو خوشی اور مسرت کے پھول کھل اٹھے۔ ہر طرف روشنی سی بکھر گئی۔ خوشی سے سرشار مہرین فوراً وہاں سے نکل کر میرم کے کمرے

کی طرف بھاگنے لگی کہ اسی وقت حاطب اس کے راستے میں

-- حائل ہوا

ہٹ جاؤ میرے سامنے سے ابھی مجھے بس آپنی کے پاس جانا "

ہے --!!" اس کی مسکراہٹ مہرین کو زہر لگی تھی جو سامنے کھڑا

-- مسکرا رہا تھا

اب وہ میری پرمانٹلی بھا بھی بننے والی ہیں اس لئے تم سے "

پہلے میں جاؤں گا اپنی آپو سے ملنے کے لئے --!!" اس کی راہ

میں حائل ہو کر اس نے پانی پت کا میدان سجانے میں بالکل

-- بھی ہچکچایا نہیں

تم دونوں یہی رہو کیونکہ سب سے پہلے میں جا رہی ہوں۔۔!! " " "

حاطب اور مہرین کے گالوں کو کھینچ کر حاطب کی امی وہاں سے

-- نکل کر فوراً میرم کے کمرے میں داخل ہو گئیں

وہ فرش پر بازو میں سر دیے بیٹھی ہوئی تھی۔ اسے اس طرح سے

-- دیکھ کر ان کے دل کو کچھ ہوا تھا

میری جان۔۔! خوشیوں نے تمہارے دروازے پر دستک دے "

دی ہے بس اب تمہیں اٹھ کر انہیں تھامنا ہے۔۔!! " اس کے

سر کو اونچا کیے چہرے پر بکھرے آنسو بڑی نرمی سے صاف

کرتے ہوئے اسے خوشخبری دی۔ اس نے نا سمجھی سے انہیں

-- دیکھا

کیا تم ڈیگن صاحب کی دلہن اور میری بہو بننا پسند کرو گی " "میری جان --؟" اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے انہوں نے
 -- دھماکہ خیز خبر سنائی

-- کک -- کیا مطلب ہے میمی --؟ " اس نے بمشکل پوچھا " وہی مطلب ہے میری جان جو تم سمجھی ہو --!! " انہوں نے " اس کے یقین پر مہر لگا کر اس کی پیشانی فرط جذبات سے لبریز
 -- ہو کر چوم لیا

اس کے پاس کوئی چارہ تو نہیں تھا اور نہ فیصلہ کا اختیار تھا۔ وہ پہلے بھی خاموش تھی اور اب بھی خاموش ہی رہی لیکن اسے یقین تھا کہ اس کے گلے پر پیر رکھ شادی کے لئے ہاں کروانے

کی کوشش کہ گئی ہوگی ورنہ بھلا کون ایسی لڑکی سے شادی کرنا

--؟ چاہے گا جس کے نصیبوں پر سیاہ دھبہ لگ گیا ہو

ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔

اس کے ہاتھوں پر مہندی اب عکاشہ رضا کے نام کی لگ رہی

-- تھی۔ پل بھر میں ہی سب کچھ پلٹ چکا تھا

۔ وقت، حالات اور شاید جزبات بھی بدل رہے تھے

www.classicurdumaterial.com *****

www.classicdigitallibrary.com

www.dhankurdudigestbyclassic.com

تقریباً رات کے آٹھ بجے عکاشہ رضا کا موبائل بج اٹھا تھا اس نے

-- دیکھا تو اس کے والد صاحب کی کال تھی

For More Novels Please Visit Our Website

<https://classicurdumaterial.com/>

For Audio Books Visit Our YouTube Channel

[Classic Entertainment](#)

اسلام و علیکم بابا، کیسے ہیں آپ اور کیسے مجھے یاد کر " لیا۔۔؟ "سلامتی کے بعد اس نے حال احوال دریافت کرنے کے ساتھ ہی ان سے مزاحیہ انداز میں گویا ہوا

ابھی پہلی فلائیٹ لو اور صبح سات بجے تک تم ہمیں گاؤں میں " اپنے قریب چاہیے ہو۔۔!! " انہوں نے سارے سوالات اگنور کر کے اس کو حکم دیا

بابا کیا ہوا ہے کیا کوئی مسلہ ہوا ہے؟ اور میری ممبئی کی " فلائیٹ بک ہے لیکن آپ کہہ رہے ہیں تو میں ابھی ممبئی سے بنارس تک کی دوسری فلائیٹ بک کرواتا ہوں۔۔!! " اس نے بنا

۔۔ کوئی سوال و جواب کیے فوراً ان کو تسلی بخش جواب دیا

ہاں تم پہنچو پھر بات ہوتی ہے۔ فی امان اللہ۔۔!!“ انہوں نے ”
 فوراً فون کٹ کر کے سامنے آنگن میں رکھی کرسی پر بیٹھی اپنی
 --زوجہ محترمہ کی طرف بڑھے

کیا سوچ رہی ہیں۔۔؟“ ان کے قریب ہی بیٹھ کر ان کی ”
 سوچوں تک رسائی حاصل کرنے کی کوشش میں ہلکان ہو
 گئے۔۔

کیا وہ مان جائے گا اور وہ بھی ان حالات میں اچانک ”
 سے۔۔؟“ ان کے خدشات پر وہ بے اختیار مسکرا دیے

آپ کو اپنی پرورش پر بھروسہ ہے نا۔۔؟ وہ ہمارا بیٹا ہے۔ ”
 حالات چاہے جو بھی ہو ان سے نمٹنا اسے بخوبی آتا ہے۔ آپ

پریشان نہ ہوں سب کچھ ٹھیک ہوگا ان شاء اللہ۔۔!!“ ان کے
یقین پر انہوں نے بھی ایک لمبی سانس کھینچ کر خود کو پرسکون
کیا۔۔

- ان شاء اللہ۔۔!“ ان کے دل سے نکلے لفظ منہ سے ادا ہوئے“

میں نے فون کر دیا ہے اسے، صبح سات بجے سے پہلے پہلے“

ہمارا بیٹا ہمارے سامنے ہوگا اور پھر ہم آمنے سامنے ہی اس سے

بات کریں گے۔ آپ پریشان نہ ہوں اللہ سب بہتر کرے

گا۔۔!!“ انکے ہتھیلیوں کی پشت کو تھپتھپاتے ہوئے اٹھ کر

کھڑے ہوئے تھے کیونکہ ابھی انتظامات بھی کرنے تھے

۔۔ انہیں

صبح فجر سے پہلے ہی وہ گاؤں کی حدود میں داخل ہو چکا تھا اس
کا ذہن ابھی تک اپنے بابا کے کہے ہوئے الفاظوں میں اٹکا ہوا
-- تھا

اسے کچھ گڑبڑ کے ہونے کا احساس تو ہو رہا تھا لیکن اب صبح
بات وہاں جا کر ہی پتہ چلنی تھی کہ آخر ایسا ہوا کیا تھا کہ بابا
نے اسے اس طرح اچانک گاؤں آنے کے لیے کہا حالانکہ انہیں
پتہ تھا کہ وہ اس شادی میں شرکت کرنے نہیں آئے گا پھر
بھی انہوں نے اسے یہاں کیوں بلوایا تھا۔۔؟ ان سارے سوالوں
-- کے جوابات تو اسے ملنے ہی تھے پر شاید کچھ وقت درکار تھا

چاند کا سفر اختتام کو پہنچنے والا تھا فجر کے اذان کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ اس کی گاڑی گھر کے باہر دروازے پر کی تھی اور وہ فوراً ہی گاڑی سے نکل کر کھلے گیٹ کے اندر داخل ہو گیا۔ گاؤں کے لوگ صبح سویرے اٹھنے کے عادی ہوتے ہیں اس لیے ہی فجر کے وقت ہی گاؤں کے ہر گھر کا دروازہ اسے کھلا ملا تھا۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی سب سے پہلی نظر اس کی اپنے والدین پر پڑی تھی جو شاید اس کے ہی انتظار میں باہر آنگن میں ہی کھڑے نظر آئے۔ وہ فوراً ان کے قریب پہنچتے ان کے گلے سے لگا تھا

کیسا ہے میرا شیر۔۔؟" رضا صاحب اس کی پشت تھپتھپاتے "

۔۔ ہوئے گویا ہوئے

ٹھیک ہوں بابا، آپ بتائیں مجھے کہ کیا ہوا ہے کیونکہ آپ مجھے "

کچھ پریشان لگ رہے ہیں۔۔؟" ان سے پوچھتے ہوئے انہیں

بہت پیارا لگا۔ ہاتھوں میں کوٹ تھامے، ماتھے پر بکھرے بال اور

جاگی جاگی سرخ آنکھیں لیے تھکا تھکا سا ان کے سامنے تھا۔ ٹائی

کی ناٹ ڈھیلی ہو کر گلے میں جھول رہی تھی شرٹ کے اوپری دو

بٹن کھلے ہوئے تھے جب کہ آستین فولڈ کر کے اوپر چڑھی ہوئی

۔۔ تھی

آج ہی کی تاریخ میں چار گھنٹے بعد تمہاری شادی میرم کے ساتھ " ہم نے طے کر دی ہے۔۔!!" انہوں نے اس سے پوچھا نہیں تھا بلکہ فیصلہ سنایا تھا کیونکہ انہیں یقین تھا وہ کبھی بھی ان کے فیصلے سے انکار نہیں کرے گا

آج اتنے سالوں بعد اس نے گاؤں میں قدم رکھا بھی تھا تو کسی - حوالے سے بلکہ کسی کو اپنا بنانے کے لیے

آپ کا حکم سر آنکھوں پر بابا، مجھے کہیں تو شادی کرنی ہی تھی " تو پھر وہیں کیوں نہ کر لوں جہاں میرے والدین کی خوشی

ہو۔۔!!" اس نے سر خم کیا تھا اور اپنے والدین کی خوشیوں کو

۔۔دوبالا کر گیا

حاطب بھی پیچھے خاموشی سے کھڑا تھا لیکن جیسے ہی اس نے
 مثبت جواب دیا ویسے ہی وہ اپنی خوشی کنٹرول نہ کرتے ہوئے
 چیخ کر اس کے سینے سے لگا تھا اور اس نے بھی اس کے گرد
 -- حصار ڈالتے اس کے سر کو سہلانے لگا

چند پل بعد رضا صاحب اسے ایک طرف لے جا کر ساری حقیقت
 سے روشناس کروایا کیونکہ کچھ بھی چھپانا اس وقت ٹھیک نہیں
 تھا۔ اس کا سب کچھ جاننا بہت ضروری تھا۔ ساری باتیں سن
 -- کر اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہوا تھا

میری جان وہ بے قصور ہے اور لاچار بھی اس لیے کبھی بھی "
 تم ان سب چیزوں کے لیے اسے قصور وار نہیں ٹھہرانا ورنہ اس

کا یقین اور ہمارا مان ٹوٹ جائے گا۔۔!!“ ان کی بات سن کر
اس نے فوراً اپنی ماما کو خود سے لگاتے ہوئے ان کی پیشانی پر
۔۔ محبت سے بوسہ دیا

ماما میں اس کے سر پر عزت سے چادر ڈالنے کے لیے آیا ہوں ”
نہ کہ اس کے سر سے چادر کھینچنے کے لیے۔۔؟ وہ میری ہے
بلکہ آج کے بعد سے وہ میرے نام سے پہچانی جائے گی تو اس
کی طرف ہر اٹھنے والے ہاتھ میں توڑ سکتا ہوں اور ہر آنکھوں کو
نوج کر پھینک بھی سکتا ہوں تو سوچیں کہ میں خود اس کے دل
آزاری کا باعث کیسے بنوں گا۔۔؟ کبھی نہیں، کبھی بھی

نہیں۔۔!!“ اس نے ان کے یقین پر مہر ثبت کرتے ہوئے ان
 کے دلوں میں ٹھنڈ پھنچا گیا

انہیں آج اپنی پرورش پر فخر ہوا تھا۔ ایک ایسا فرمانبردار بیٹا جس
 نے اپنے والدین کے کہنے پر سر جھکا دیا تھا اور بنا کسی لگاؤ کے
 وہ شادی کرنے کے بعد اپنی بیوی کو ابھی سے ہی عزت دلانے
 کی بات کر رہا تھا۔ یہ اس کے والدین کے لئے فخر کی ہی بات
 تھی۔۔

مہرین کے شور کرنے پر اس کے والدین سمیت دیگر لوگ بھی
 دولہا سے ملنے کے لئے باہر نکل آئے۔ اس نے سب سے ملنے

کے بعد فریش ہونے کے لئے اپنی ماما کے ساتھ ایک کمرے
 -- میں داخل ہوا

بس دس منٹ میں تم دونوں مسجد جاؤ نہیں تو جماعت کے "
 ساتھ نماز ادا نہیں کر پاؤ گے --!!" اس کے کمرے میں پہنچ کر

-- بیڈ پر گرے ہوئے حاطب کو اٹھاتے ہوئے گویا ہوئیں
 عکاشہ تو فوراً واشروم میں بند ہوا تھا اور سات منٹ بعد گیلے بالوں

www.classicurdumaterial.com
 -- سمیت باہر نکلا
 www.classicdigitallibrary.com

www.dhanakurdudigestbyclassic.com
 بھایا جلدی چلیں اس کے بعد مجھے ابھی سوچنا بھی ہے کہ میں "

اپنے بھایا کی شادی میں کیا پہنوں گا --؟" اس نے دہائی دیتے

-- ہوئے اسے مسکرانے پر مجبور کر گیا

چلو پہلے مسجد اس کے بعد اس کا بھی حل نکالتے ہیں۔۔!!““

-- بالوں میں برش کرنے کے بعد اسے لئے باہر نکل گیا

بڑے آناً فاناً میں ساری تیاریاں ہوئی تھیں۔ صبح آٹھ بجے تک وہ سب نکل کر مارکیٹ کے لیے روانہ ہوئے تھے اور جو بھی چیزیں انہیں ضرورت کی لگی تھی اس وقت فلحال وہی بس انتظام کر رہے تھے۔ دلہن کا جوڑا، دلے کا جوڑا اور باقی کچھ زیورات، رشتہ داروں کے لیے کھانے کے انتظامات، سب کچھ دیکھنا تھا لیکن انہیں آج ہی کی فلائٹ بھی کرانی تھی کیونکہ شام تک رخصتی -- کروا کر انہیں اپنے گھر ممبئی لوٹنا تھا

وہاں پر دلہن کے ویلکم کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ فون کر کے ہی انہوں نے سارے رشتہ داروں کو وہاں جمع کروا لیا تھا اور ایونٹ آرگنائزر سے سب کچھ تیار کروا لیا تھا بس انہیں پہنچنا تھا۔ اسی لیے تین گھنٹے پہلے کی انہیں فلائٹ مل گئی تھی تو وہ خوش تھیں کہ دلہن سے پہلے کم از کم پہنچ کر دروازے پر استقبال کے لیے کھڑی تو رہیں گی

کب اسے مہندی لگی، کب وہ تیار ہوئی، کب نکاح ہوا۔۔؟ اسے سب بس ایک خواب لگ رہا تھا وہ روتے دھوتے سب کرتی جا

-- رہی تھی

شام چار بجے کی فلائیٹ ان تینوں لوگوں کو مل چکی تھی جب کہ
سات بجے کی فلائیٹ سے عکاشہ اور میرم کو جانا تھا۔ دونوں
-- فلائیٹ میں تین گھنٹے کا فرق تھا

ہمارے گھر، ہمارے دل اور ہماری زندگی میں خوش آمدید میری "
جان۔ ہم نکل رہے ہیں ابھی اور تم اپنے شوہر کے ساتھ ہی
آنا۔!!" انہوں نے فرط جذبات سے لبریز ہو کر اس کی پیشانی

www.classicurdumaterial.com
www.classicdigitallibrary.com
--چوم لی

www.dhanakurdudiges.com
خوش ہونا چاہتی تھی وہ لیکن خوش نہیں ہو پا رہی تھی کیونکہ اسے
ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی کے سر پر زبردستی مسلط کر دی گئی

ہو اور مسلط کی ہوئی چیزیں بوجھ ہی لگتی ہیں اس لیے وہ خود کو
 -- بوجھ ہی اس وقت سمجھ رہی تھی

حاطب بھی اس سے ملا تھا اور رضا احمد اس کے سر پر ہاتھ پھیر
 - کر دعائیں دیتے سب سے مل کر رخصت ہو گئے تھے

عکاشہ تو باہر مردان خانے میں ریاض احمد کے ساتھ ہی تھا۔
 اسے گھر میں آنے کا نہ موقع ملا اور نہ ہی اس نے خود کوشش
 کی کیونکہ وہ اس سے ملنا نہیں چاہتا تھا ابھی، اسے معلوم تھا کہ
 -- اس کا ذہن بہت الجھا ہوا ہوگا

اب دلہن کی رخصتی کی تیاریاں عروج پر تھیں۔ اسے دلہن کے لباس سے آزاد کروا کر ہلکا پھلکا ڈریس پہنایا گیا اور اس کے بعد -- اس کو عبایا بھی پہنا دیا گیا

گاؤں کے رواج کے مطابق کبھی بھی کوئی بھی لڑکی بنا عبایا کے گھر سے باہر نہیں قدم نکالتی تھی اس لیے اس کو بھی عبایا پہنا دیا گیا کیونکہ وہ ہمیشہ ہی پہنتی چلی آرہی تھی

بے تحاشا روتے ہوئے سب سے ملتے ملاتے اسے گاڑی میں بیٹھا دیا گیا تھا۔ عکاشہ بھی اپنے خالہ اور خالو سے ملنے کے بعد -- مہرین کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے وہاں سے رخصت ہو گیا

شام کے سائے پھیل چکے تھے برقی قمقموں اور مصنوعی روشنیوں سے شہر جگمگا رہا تھا۔ جب انہوں نے گاؤں کی حدود کو چھوڑا تھا تو اس وقت سورج بس غروب ہونے ہی والا تھا لیکن اس وقت چاند اپنے سفر پر روانہ تھا اور رات کی سیاہی پھیل چکی تھی۔

ایئرپورٹ تک پہنچنے میں ان کو ڈیڑھ گھنٹے کا وقت لگا تھا اور ان ڈیڑھ گھنٹوں میں دونوں کے درمیان ایک بھی بات چیت نہیں ہوئی۔۔۔

وہ بس سوں سوں کرتے ہوئے روتی رہی تھی۔ آگے چلتے ہوئے اس نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا جو سست قدموں سے اس کے

پچھے آتے ہوئے عبایا سے جھانکتی آنکھوں کو بڑی بیدردی سے بار
 - بار رگڑ رہی تھی اور ساتھ ہی ساتھ ہچکیاں بھی لیتی جا رہی تھی
 اس کے اس طرح رونے کی وجہ اسے بخوبی سمجھ آ رہی تھی لیکن
 - وہ اس وقت فلحال مجبور تھا کچھ نہیں کر سکتا تھا

وہ خاموشی سے وہیں کھڑا ہو گیا جبکہ وہ اپنے خیالات میں گم
 آگے بڑھتے اس سے ٹکرا گئی۔ اس کی بے خیالی پر وہ اپنے لب
 بے اختیار بھینچ کر اسے اپنے بازؤں میں تھام کر گرنے سے
 - بچالیا

وہ فوراً جھجھک کر اس سے دور ہوئی تھی۔ اُس کی اس حرکت پر
 بنا غور کیے ہی وہ اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کی طرف

بڑھا دیا۔ میرم نے پہلی بار نظر اٹھا کر اس خوبو شخص کو دیکھا
 -- جس نے اپنی ادا سے ہر کسی کو متاثر کر لیا تھا
 نیلے جڑ پر سفید شرٹ پہنے لمبا چوڑا وجیہ مردانہ وجاہت کا شاہکار
 لگ رہا تھا۔ اس کی نظریں خود پر محسوس کرتے ہی وہ جھجھک کر
 -- اس کے چہرے سے خود بھی نظریں ہٹا گئی
 اس کے بڑھے ہوئے ہاتھوں سے رومال لے کر اس مہکتے
 - ہوئے رومال میں اپنے آنسوؤں کو جذب کرنے لگی
 تم ٹھیک ہو۔۔؟" مقابل شخص کی طرف سے اب تک کا سب "
 سے پہلا سوال آیا تھا جس نے اس کی دھڑکنوں میں ہلچل مچا دیا۔
 کیسا احساس تھا یہ کہ کوئی اس کا خیال رکھ رہا تھا، کیا وہ اس

قابل تھی کہ کوئی اس سے اس کی حال چال پوچھتا یا اس کا
 --؟ خیال کوئی رکھتا

- اس نے اثبات میں سر ہلاتے اپنے ٹھیک ہونے کا اسے بتایا

تم یہیں بیٹھو میں ابھی بس تین منٹ میں واپس آتا "

ہوں --!!" اس کے اثبات میں ہلتے سر کو دیکھ کر وہیں رکھے

ایک بیچ پر اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے خود فوراً وہاں سے

غائب ہوا تھا۔ اس نے حیرت کی زیادتی سے اس کی دوستانہ

www.classicurdumaterial.com

www.classicdigitallibrary.com

www.dhankurdudigestforclassic.com

-- رویے پر غور و فکر کرتی وہیں بیٹھ گئی تھی

تین منٹ کے بجائے پانچ منٹ ہو گیا اور پانچ کے بعد پھر دس

منٹ لیکن وہ واپس نہیں آیا، اس کا دل بے اختیار دھڑکا تھا

For More Novels Please Visit Our Website

<https://classicurdumaterial.com/>

For Audio Books Visit Our YouTube Channel

[Classic Entertainment](https://www.youtube.com/channel/UC...)

پسینے سے اس کی پیشانی عرق آلود ہوئی تھی۔ تو کیا وہ ابھی سے ہی اسے اپنے سر کا بوجھ سمجھ کر اسے چھوڑ گیا۔۔؟ وہ سوچنے پر مجبور ہوئی۔

اٹھ کر چند قدم چلنے کے بعد ادھر ادھر نظر دوڑاتے ہوئے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کر رہی تھی جو اسے یہاں بیٹھا کر خود غائب ہو گیا تھا۔ جسے ڈھونڈنے کے خیال سے وہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی لیکن وہ اسے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کا --دل آج بڑی شدت سے رونے کو چاہ رہا تھا

مجھے ڈھونڈ رہی تھی۔۔۔؟" اپنی پشت سے ابھرتی آواز سن کر وہ " ساکت کھڑی رہ گئی۔ دل اس آواز پر ہی پرسکون ہوا تھا۔ وہ اپنے دل کی اس دغا بازی پر بلبلا اٹھی تھی

پیچھے مڑ کر اسے دیکھا جو ہاتھوں میں پانی کی بوتل لئے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔ اس کی اس بچکانہ حرکت پر وہ زیر لب مسکرا دیا

اس کی آنکھوں میں پہنا خوف وہ دیکھ چکا تھا لیکن اس کے نفی کرنے پر وہ کچھ بھی کہنے سے خود کو بڑی مشکل سے روک رہا

-- تھا

تمہارا ہاتھ اس لیے تھامنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا کہ تمہیں بیچ " راہ میں ہی سر عام چھوڑ جاؤں گا۔ تم اب میرم عکاشہ رضا ہو۔ عکاشہ رضا پر تمہارا پورا پورا حق ہے اور کم از کم تمہیں اتنا تو یقین ہونا ہی چاہیے کہ عکاشہ رضا کبھی بھی میرم عکاشہ کو تنہا نہیں چھوڑے گا۔ اس بات کا یقین کر لو تم۔۔!!" اس کے ہاتھوں میں بوتل پکڑانے کے ساتھ ہی دوسرا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں تھام کر بڑی عقیدت سے آگے بڑھا تھا اور اس کے ساتھ چلتی ہوئی وہ ابھی تک ان لفظوں کے سحر میں گرفتار تھی جنہوں نے اسے خود

-- میں باندھ لیا تھا

ان چند گھنٹوں کے درمیان ہی اس نے اپنا نام اس کے منہ سے سنا تھا اور صرف اپنا نام ہی نہیں بلکہ اپنے نام کے ساتھ خود کا اس نے نام لگا کر اسے پکارا تھا اور یہی چیز سیدھا اس کے دل میں جا کر بیٹھ گئی تھی

اس نے ایک ایسے یقین کا جگنو اسے تھمایا تھا جس کی اسے اس وقت اشد ضرورت تھی اس لیے اس یقین کے جگنو کو تھام کر وہ پرسکون ہو گئی تھی۔ پورے سفر میں ان دونوں کے درمیان پھر خاموشی ہی رہی۔ ممبئی ایئرپورٹ پر اترنے کے بعد گھر سے آئی ہوئی گاڑی میں وہ اسے پہلے بیٹھا کر پھر خود بیٹھ چکا تھا اور پھر

-- گاڑی منزل کی طرف رواں دواں ہوئی تھی

گھر پہنچنے کے بعد بڑی خوبصورتی سے اس کا استقبال ہوا تھا اور
 پھر اسے دلہن کے روپ میں سجا دیا گیا۔ ہر طرف ایک گہما گہمی
 مچی ہوئی تھی۔ سب بڑی حیرت سے دلہن کو دیکھ رہے تھے
 کیونکہ اس طرح اچانک سے شادی کا ہو جانا بہت سے سوالوں کو
 -- جنم دے رہا تھا

رات کو تقریباً ایک بجے ساری رسموں رواجوں کے بعد اسے کمرے
 میں پہنچا دیا گیا۔ وہ جب ایک بار پھر تنہا جیسے ہی ہوئی پھر وہ
 -- سارے اذیت ناک لمحہ اس پر قبضہ کر لیا

کیسے کوئی اتنا اچھا ہو سکتا ہے کہ وہ بنا کوئی سوال و جواب کیے "
 ہی اسے خود سے جوڑ لے، اپنا لے اسے اور وہ بھی ساری حقیقت

کے باوجود کیونکہ سب کو تو یہی لگ رہا تھا کہ کہیں نہ کہیں وہ
 راہ راست سے بھٹک گئی تھی تبھی یہ سب کچھ ہوا۔ حقیقت تو
 کسی کو نہیں معلوم تھی پھر وہ اس پر یقین رکھتے ہوئے پرسکون
 کیسے تھا۔۔؟" بہت سے سوالات تھے جن کا جواب صرف وہی
 دے سکتا تھا لیکن اس کی ہمت نہیں تھی کہ وہ پوچھ سکتی
 وہ اپنی ہتھیلیوں کو سامنے کیے سوچوں میں غرق تھی جب وہ
 کمرے میں داخل ہوا تھا۔ دروازہ بند کرنے کے بعد سب سے
 پہلی نظر اس پر پڑی جو اپنی ہتھیلیوں میں نجانے کیا ڈھونڈنے
 کی کوشش کر رہی تھی۔ اس کے اشک بڑی تعداد میں ہتھیلیوں
 کو نم کر رہے تھے

اس نے خاموشی سے آگے بڑھ کر اپنے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا جبکہ اس کے اس طرح سے اگنور کر کے جانے پر وہ اور زور و شور سے رونے لگی۔ جب تک وہ فریش ہو کر باہر آیا۔ تب تک وہ خود پر قابو پانے میں کامیاب ہو چکی تھی بیڈ کے قریب پہنچ کر اس نے تکیہ درست کرتے ہوئے ہی اس کے لہنگے کو سمیٹ کر دراز ہو گیا جبکہ وہ اس کے اپنے قریب ترین لیٹنے پر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔

لہنگا سمیٹ کر بڑی مشکل سے نیچے اتر کر واشروم کی طرف بڑھی۔ وہ اپنے آنکھوں پر بازو رکھے اس کی ایک ایک حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

کپڑے تبدیل کر کے وہ لائٹ آف کرنے سے پہلے کمرے کی
 ایک ایک چیز پر نظر ڈالی لیکن اسے صوفے جیسی کوئی چیز نظر
 نہیں آئی۔ چند منٹ سوچنے کے بعد وہ بیڈ کے دوسری جانب
 بیٹھ کر لمپ آف کرتے ہوئے سمٹ کر ایک کونے پر دراز ہو
 گئی۔

-- تھکاوٹ کے باعث چند پل بعد وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی

www.classicurdumaterial.com *****

www.classicdigitallibrary.com

www.dhanakurdudigestbyclassics.com

اس کی آنکھ تھوڑی دیر سے کھلی تھی۔ سورج اپنی سنہری شعائیں

بکھیرتے ہوئے ہر ایک چیز کو منور کر گیا تھا۔ وہ کمرے میں

کھڑکی سے چھن کر آتی دھوپ کو دیکھ کر اٹھ بیٹھی تھی۔ اسے

For More Novels Please Visit Our Website

<https://classicurdumaterial.com/>

For Audio Books Visit Our YouTube Channel

[Classic Entertainment](#)

خیال آیا کہ وہ اب تو اپنے گھر نہیں ہے بلکہ کہیں اور کسی اور
 -- حیثیت سے یہاں موجود ہے

فوراً اٹھ کر وہاں سے فریش ہونے کے لیے واش روم میں داخل
 ہوئی جہاں اس کے کپڑے پہلے سے ہی ہینگ کیے ہوئے تھے۔

دس سے پندرہ منٹ لگا کر جب وہ باہر نکلی تو کمرے کی وسط
 -- میں اسے اپنی میسی کھڑی نظر آئیں

اسلام و علیکم میسی --! "ان کے ہاتھ بڑھانے پر وہ ان کے "
 - شانوں سے لگی تھی

وعلیکم اسلام میری جان۔۔!“ انہوں نے محبت سے جواب ”
دیتے ہوئے اس کی پیشانی چوم کر کچھ زیورات کے ڈبے جو لے
۔۔ کر وہ آئیں تمہیں وہ اسے دینے کے بعد نیچے آنے کا کہا
ولیمہ پوسٹ پون ہونے کی وجہ سے گھر میں چند مہمانوں کے سوا
اور کوئی بھی نہیں تھا وہ تیار ہو کر تنہا ہی سیڑھیاں اترتی نیچے آئی
اور سب کو سلام کرنے کے بعد میہمی کے ساتھ کرسی کھینچ کر
۔۔ بیٹھ گئی تھی
www.classicurdumaterial.com
www.classicdigitallibrary.com
www.dhanakurdudigestbyclassie.com
ارے رضایہ کیا کیا تم نے۔۔؟ شادی کے دوسرے ہی دن ”
اسے جانے کیسے دیا۔۔؟ ارے مانا کہ کام بہت تھا لیکن کچھ
دن تو گھر اور بیوی پردے لیتا۔ لو بھلا بتاؤ شادی کے دوسرے

ہی دن ہفتے بھر کے لیے صاحب بہادر میٹنگ کے سلسلے میں
 بیرون ملک چلے گئے۔۔!!" رضا صاحب کی بڑی بہن ڈانٹ ڈپٹ
 کر رہی تھی کیونکہ صبح اٹھنے کے بعد انہیں جو یہ خبر ملی تھی
 - بہت غصہ دلا گئی تھی

آپا بہت دنوں سے وہ اس پروجیکٹ کے لیے تیاری کر رہا تھا تو "
 کیسے میں اتنی جلدی اس کی محنت پر پانی پھیر دیتا۔۔؟ جانے
 دینا آپا، کوئی بات نہیں ہے پھر تو آ ہی جائے گا۔ گھر پر بھی
 دھیان دے گا اور بیوی پر بھی، میرا بیٹا بہت فرمانبردار اور اچھا بیٹا
 ہے اور مجھے معلوم ہے کہ وہ ایک اچھا شوہر ثابت
 ہوگا۔۔!!" سب کی ہی باتیں وہ خاموشی سے گردن جھکائے سن

رہی تھی۔ اس کے جانے کا سن کر نہ جانے کیوں اسے اچھا محسوس نہیں ہوا تھا پھر بھی اس میں کیا بول سکتی تھی۔۔؟ جو انسان اس سے ملے بغیر، اسے بغیر بتائے، اس سے بنا بات کہ ہی چلا گیا تھا تو وہ کیا کہہ سکتی تھی، کچھ بھی نہیں۔ وہ اب تک صبر اور تحمل سے ہی کام لیتے آئی تھی اور آگے بھی اسے۔۔ یہی کرنا تھا

www.classicurdumaterial.com

 www.classicdigitallibrary.com
 www.dhanakurdudigestbyclassic.com

!۔۔ دس دن بعد

ممبئی کا موسم اچانک ہی تبدیل ہوتا تھا اور اس وقت بھی کالے
 بادل آسمان پر چھائے ہوئے تھے۔ بوندا باندی شروع ہو چکی
 تھی۔ سمندری ٹھنڈی ہوائیں وجود کو چھو کر گزرتی ہوئی ایک سرور
 -- سانس بخش رہی تھیں

بن بتائے ہی آج ہاتھوں میں سفری بیگ تھا میں جیسے ہی گھر
 میں داخل ہوا تھا لاؤنج میں بیٹھے اس کے والدین اسے دیکھ کر
 -- حیران ہوئے
 --!۔۔ سلام و علیکم"

اس نے مشترکہ سلام کیا تھا دونوں لوگ اٹھ کر کھڑے ہوتے
 اس سے فوراً ملنے لگے تھے۔ وہ بہت خوش تھے کیونکہ جاتے وقت

جو یقین کا جگنو اس نے انہیں تھمایا تھا وہ انہیں پورا ہوتا لگ رہا

-- تھا

مما مجھے روکیے گا نہیں، مجھے جانے دیجیے۔ چند دن بس لگیں "

گے وہ آپ لوگوں کے ساتھ کفر ٹیبل ہو جائے گی اور ہم دونوں

کو ہی وقت چاہیے۔ اس کو وقت دینا بہت ضروری ہے کیونکہ

وقت ہی ایک ایسی چیز ہے جو مرہم بن کر گہرے سے گہرے

گھاؤ کو بھرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔!! "گھر سے جاتے وقت

اس کے بولے گئے الفاظ ابھی تک ان کے کانوں میں گونج

رہے تھے ٹھیک ہی تو کہا تھا اس نے ان دس دنوں میں بہت

-- بدلاؤ ہوا تھا

وہ ابھی ان سے مل ہی رہا تھا جب اس کے کانوں میں دور
 کہیں سے کھلکھلاتی ہوئی آواز پہنچی، پہلے تو وہ چونکا پھر اس کے
 بعد بے اختیار ہی مسکرا اٹھا۔ یہی صاف شفاف سی بے ریاں
 مسکراہٹ تو وہ اس چہرے پر چاہتا تھا جو اس کے ساتھ جڑ چکی
 تھی، جو اس کے زندگی کا حصہ بن چکی تھی، وہ اسے اداس یا
 روتے ہوئے یا خود کو ڈگریٹ کرتے ہوئے کیسے دیکھ سکتا
 تھا۔۔۔؟ کبھی بھی نہیں
 کچن سے اس کے اور حاطب کے باتیں کرنے کی آوازیں صاف
 سنائی دے رہی تھی۔ وہ اس کے اس طرح گھل مل جانے پر
 بے انتہا خوشی محسوس کر رہا تھا چند منٹ بعد ہی حاطب ہاتھوں

میں پکوڑے اور چائے لیے باہر نکل کر آیا تھا اور اسے دیکھتے ہی
 -- فوراً ٹیبل پر سب کچھ رکھتے اس سے چمٹ گیا

کیسا ہے میرا ٹکڑا۔۔؟" اس کے گرد حصار ڈالے اس کے "
 بالوں کو بکھیر کر ساتھ ساتھ پوچھ بھی رہا تھا۔ حاطب مسکراتے
 ہوئے اس کے سوالوں کا جواب دیتے اس سے شکوہ شکایات
 کرنے لگا۔

چند منٹ بعد ہی وہ بھی کچن سے نکل کر اس کے سامنے موجود
 تھی۔ اسے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک سی چھا گئی تھی
 کیونکہ نکاح کے باوجود بھی پہلے وہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکا تھا،
 پہلے عبایا میں صرف اس کی آنکھیں ہی دیکھی تھی اور گھر آنے

کے بعد بھی آنکھیں بند کیے سو گیا تھا۔ ہاں صبح اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ اس کی منموہنے چہرے کا دیدار کرنے کے بعد -- ہی گھر سے نکلا تھا اور یہ بات وہ بالکل نہیں جانتی تھی

فیروزی نفیس سے سوٹ میں ملبوس کانوں میں چھوٹے چھوٹے آویزے پہنے اور ناک میں چھوٹی سی نگ والی نتھلی پہنے، گلے میں چین ڈالے، ہاتھوں میں چوڑیاں بھر بھر کر پہنے ہوئے وہ اسے ایک گھریلو عورت اور بہت اپنی اپنی سی بھی لگی تھی۔ اس کی

- پرتیش نگاہوں سے وہ اندر ہی اندر سلگ اٹھی

شام کی چائے کے بعد رات کے کھانے تک وہ ایک ساتھ نیچے ہی موجود رہے۔ باتیں کرتے ہوئے، ایک دوسرے کا خیال رکھتے

ہوئے، ایک بہت ہی پرسکون اور خوبصورت فیملی کا منظر پیش کر
 -- رہے تھے

وہ لمبے سفر سے آیا تھا اور تھکا ہوا بھی تھا اس لیے اپنی ماما کے
 -- کہنے پر وہ فوراً اٹھ کر کھڑا ہوا

جاؤ میرم بیٹا تم بھی آرام کرو۔۔!!" اس کے پیچھے ہی میرم کو "
 بھی انہوں نے روانہ کیا تھا وہ اپنے ہاتھوں کو مسلتی ہوئی بڑی
 -- مشکل سے اس کے پیچھے کمرے تک پہنچی تھی

وہ کمرے کے وسط میں کھڑی ہاتھوں کو بار بار مسلتی ہوئی

بہت بے چین نظر آرہی تھی۔ ماتھے سے بار بار پسینہ صاف کرتی
 ہوئی اسے اپنی طرف متوجہ کر گئی۔ اس نے پل بھر میں ہی اس

کی بے چینی نوٹ کر لی تھی نیچے بھی وہ جب سے آیا تھا تب سے
 وہ خاموش ہی تھی اور یہاں بھی وہ خاموش ہی کھڑی تھی آج
 پہلی بار اسے اس کی خاموشی کھل رہی تھی اس لیے وہ اپنے
 -- کپڑے صوفے پر پھینک کر اس کی طرف قدم بڑھا چکا تھا
 "!!-- منہ کھولو اپنا"

اس کے کپکپاتے ہوئے لبوں پر نظر مرکوز کیے اس اس کے
 بالکل قریب ترین کھڑے ہو کر اسے منہ کھولنے کا کہتے چونکا گیا
 تھا۔ وہ ہونقوں کی طرح بس اسے ہی دیکھے جا رہی تھی کیونکہ
 اس کی بات کہ کچھ خاص سمجھ نہیں آسکی تھی کہ وہ کہنا کیا
 --؟ چاہتا ہے

اس کے منہ نہ کھولنے پر وہ اس کی تھوڑی پرانگلی جھماتے ہوئے بڑی نرمی سے اس کا منہ کھول کر دیکھنے کے بعد بڑبڑایا -- تھا

تمہاری زبان تو صحیح سالم ہے مجھے لگا کہ ایک بار دیکھ لوں کہیں " خالو نے تمہاری زبان کاٹ کر تو ہمارے پاس نہیں بھیج دیا کیونکہ تم نے شادی کے بعد سے اب تک مجھ سے ایک بھی لفظ نہیں کہا ہے۔ شکوہ شکایات ہی کرنی ہے تو کر لو، لڑائی کرنی ہے وہ بھی کر لو پر کچھ بولو تو سہی --!!" وہ اپنی امرتی ہوئی مسکراہٹ کا گلا گھونٹنے کے لیے اپنے لبوں کا کونا دبا کر اس سے کہتا ہوا اس کے اندر کی عورت کو جگا گیا

غصے سے پہلے اس کا چہرہ سرخ ہوا تھا پھر بے اختیار ہی آنکھیں
 - نم ہوتی اس کی آنکھوں سے آنسو گالوں پر لڑھکنے لگے
 اسے اس طرح سے روتے ہوئے دیکھ کر وہ اپنے تڑپتے دل کی
 بے چینی پر بلبلا اٹھا تھا۔ فوراً ہاتھ بڑھا کر اپنی انگلیوں کے پوروں
 -- پر ان آنسوؤں کو چننے لگا
 میرم --! " بڑی بے قراری سے اسے پکارتے ہوئے اسے اور "
 - شدت سے رونے پر مجبور کر گیا
 آپ اس طرح سے شادی کے دوسرے ہی دن مجھے چھوڑ کر "
 چلے گئے اس سے تو اچھا تھا کہ آپ بھی سب کی طرح مجھ پر

الزام عائد کر کے اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتے۔۔!!" پہلی بار
 -- کچھ اس کی زبان سے ادا بھی ہوا تھا تو کیا۔۔؟ صرف شکوہ
 شش۔۔! آگے ایک لفظ بھی نہیں۔!" اس کے لبوں پر "
 شہادت کی انگلی جما کر اس کی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے
 -- خاموش کروایا

مجھے بہت اچھے سے معلوم ہے کہ تم کن حالاتوں میں مجھ "
 سے جڑی تھی اور جب سے تمہارا اور میرا آمننا سامنا ہوا تھا تم
 صرف مجھے روتی ہوئی ہی ملی تھی۔ میں سمجھ سکتا تھا تم کو اس
 لیے تمہیں اور خود کو بھی وقت دے رہا تھا۔۔!!" اس کی پلکوں

پر اٹکے آنسو کو اپنی انگلیوں کی پوروں پر سمیٹ کر اس کے
 ہاتھوں کو جھک کر اپنے ہاتھوں میں تھام لیا
 آپ نے اس دن ایئرپورٹ پر کہا تھا کہ آپ مجھے کبھی بھی تنہا "
 نہیں چھوڑیں گے پھر اگلے ہی دن مجھے تنہا چھوڑ کر کیوں چلے
 گئے تھے۔۔؟ مجھے معلوم ہے کہ کہیں نہ کہیں آپ کو بھی مجھ
 پر شک ہوگا لیکن میں آپ کو سب کچھ بتانا چاہتی ہوں۔۔!!"
 اس کے ہاتھوں میں مقید اپنے ہاتھوں کو دیکھ کر وہ خود کو بڑی
 مشکل سے سنبھال سکی

اٹی ایم ریلی سوری وائٹی، آگے سے کبھی ایسا نہیں ہوگا اور "
 دوسری بات مجھے جتنا خود پر یقین ہے اس سے کہیں زیادہ اگر

میں کہوں کہ تم پر یقین ہے تو کیا تم یقین کرو گی۔۔؟" اس کے لہجے میں سچائی محسوس کرتے ہوئے اپنی ہتھیلیوں میں چہرہ۔۔ چھپاتے ہوئے زور و شور سے رونے لگی

تم میری تھی تم میری زندگی اور دل کا حصہ تھی پھر تم کسی " اور کے ساتھ کیسے رخصت ہو جاتی۔۔؟ تمہیں اللہ نے میرے لیے ہی بنایا تھا بھلے سے مجھ تک پہنچنے میں بہت سی رکاوٹیں تمہارے راستے میں آئی ہوں لیکن تمہیں آنا تو پھر بھی میرے ہی پاس تھا۔۔!!" اس کے گرد محبت سے حصار قائم کرتے اسے

- خود میں سمیٹ لیا

مجھے لگا تھا کہ میں آپ پر بوجھ بن گئی ہوں اور آپ بھی مجھے " کسی دن بوجھ ہی سمجھ کر اتار کر پھینک دیں گے۔۔!!" اس کی شرٹ کو آنسو سے تر کرتے ہوئے وہ شرگوسی نما آواز میں گویا ہوئی۔

تم نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا اس لیے اللہ نے اپنے وعدے کے مطابق تمہیں تم جیسا ہی ہمسفر عطا کیا۔ مجھے مہرین نے وہاں سے چلتے وقت سب کچھ بتا دیا تھا ایک ایک بات اس نے مجھے بتائی تھی اس لیے کبھی بھی اس گلٹ میں نہ رہنا کہ میں تمہیں کبھی غلط سمجھوں گا یا سمجھا تھا، نہ پہلے کبھی غلط سمجھا تھا نہ آگے کبھی سمجھوں گا اور اس زلیل انسان کا بھی انتظام

کر آیا تھا اس لئے ڈرنا نہیں۔۔!!“ اس کے پر یقین لہجے میں
 چھپی سچائی پر وہ بے ساختہ اپنے رب کا شکر ادا کرنے لگی جس
 نے اسے اتنا پیارا ہمسفر دیا تھا

میں ہمیشہ آپ کی وفادار رہوں گی۔۔!!“ اس کی آنکھوں میں ”
 پہنا چاہت کے رنگ دیکھ کر وہ خود بھی اظہار کرنے سے خود کو
 بعض نہیں رکھ سکی

مجھے بھلے سے تم سے اس وقت کوئی جنونی قسم کی محبت ”
 نہیں تھی لیکن میں نے تمہیں خلوص دل سے اپنایا تھا اس لیے
 یہ بے مطلب کی چیزیں سوچنا چھوڑ دو اور اگر کبھی بھی، کہیں
 بھی، زندگی کے کسی موڑ پر تمہیں تھوڑا سا بھی ڈر لگے تو تم بنا

جھجک میرا ہاتھ تھام لینا میں تمہیں دنیا کی ہر سرد و گرم ہوا سے
بچا کر تحفظ اور مان دینے کی ہمیشہ کوشش کروں گا۔!!“ اس

کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لے کر بڑی عقیدت سے
اس کی پیشانی پر محبت کی مہر ثبت کرتے ہوئے اپنا پہلا اظہارِ
لمس بخشا۔ وہ سرشار ہوا اٹھی کیونکہ اس کے رب نے اسے بن
مانگے ہی اسے دنیا کا سب سے بہترین مرد عطا کر دیا تھا جو بیوی
کو اپنے پیروں کی جوتی نہیں بلکہ اپنے سر کا تاج سمجھ رہا تھا اور
www.classicurdumaterial.com
www.classicdigitalibrary.com
www.dhanakurdudigestbyclassic.com
-- ایسے مرد نایاب ہی ہوتے ہیں

ہمارا رب کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا بلکہ وہ بہتر
-- سے بہترین عطا کرتا ہے بس صبر کا دامن تھامے رکھنا چاہیے

☆ ختم شد



For More Novels Please Visit Our Website
<https://classicurdumaterial.com/>
 For Audio Books Visit Our YouTube Channel
[Classic Entertainment](#)